★ کتابُ الفِتَن وَ المَلاحِم ★

(فتن اور ملاحم کا بیان)

فتن اور ملاحمہ کے معنی :-

"فتن" فتنہ کی جمع ہے اسکے معنی "محنت" "آزمائش" اور "لوگوں کے آپس کے جھگڑے اور فساد" کے ہیں۔

(ملاحم) ملحما کی جمع ہے۔ اسکا مادہ لحم ہے بمعنی گوشت۔ اس سے مراد "بڑی جنگ" ہے کیونکہ بڑی جنگوں میں انسانوں میں گوشت کثرت سے بکھرتے ہیں

حدیث نمبر 01 :-

یہ حدیث مبارکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ غیب پر "دلیل" ہے

حدیث نمبر 02 :-

قائد لفظ کی وضاحت :-

"قائد" "قود" سے بنا ہے اسکا معنی ہے "چلانا" "یا نکلنا"

یہاں قائد سے مراد فتنہ پیدا کرنے والے گروہ، فتنہ پھیلانے والے سردار ہیں، جیساکہ بے دین عالم جو نئے مذہب بنالیں اور بڑی بدعتیں ایجاد کریں۔

یہ حدیث مبارکہ علمِ غیب کی کھلی دلیل ہے

اعتراض کا جواب :-

ان بڑے بڑے قرنوں سے مزید شاخیں نکلتی ہیں

حدیث نمبر 03 :- یہ حدیث مبارکہ بھی علمِ غیب پر دلیل ہے

اَحْلاس فِتَن سے مراد :-

اَحْلاس فِتَن سے مراد " چار فتنے ہیں۔

ان چاروں فتنوں سے مراد یہ ہے۔

01 : پہلے فتنے میں خون حلال ہوگا۔

02 : دوسرے فتنے میں خون اور مال حلال ہوگا۔

03 : تیسرے فتنے میں خون، مال، شرمگاہ

04 : اور چوتھے فتنے میں دجال کا خروج

* فنا کیا ہے۔

فنا سے مراد " قیامت " ہے۔

فتنہ احلاس :- احلاس " حلس " کی جمع ہے۔

یہ اس ٹاٹ کو کہتے ہیں جو زمین پر نفیس دریوں کے نیچے بچھایا جاتا ہے اوپر کے بستر بدلتے رہتے ہیں

لیکن وہ ٹاٹ وہاں ایک ہی جگہ پر پڑا رہتا ہے

اس فتنہ کو احلاس کیوں کہتے ہیں :-

اس فتنے کو احلاس کہنے کی 2 وجہیں ہیں۔

1) وہ فتنہ بہت عرصہ تک رہے گا ٹاٹ کی طرح ہوگا ہٹے گا نہیں۔

2) اس زمانے میں لوگوں کو اپنے گھروں میں ٹاٹ کی طرح رہنا مفید ہوگا جو باہر پھرے گا وہ فتنہ میں مبتلا ہوجائے گا۔

~~اسی~~ اس فتنہ میں لوگ ایک دوسرے سے بھاگے گے۔ کوئی کسی کی بات نہیں سنے گا ہر ایک دوسرے سے لڑے گا اور لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہونگے

فتنہ السّرّا :-

سرّا کے لغوی معنی " عیش و عشرت " اور مال کی زیادتی " چونکہ مسلمانوں میں یہ فتنہ انکی زیادہ مالداری زیادہ عشرت و عیش کی وجہ سے ہوگا۔

اس فتنہ کو سرّا کہنے کی وجہ کیا ہے ؟

مال کی زیادتی ہزار ہا فتنوں کا سبب ہے اسلیے اس فتنہ کو سرّا کہتے ہیں۔

دخن :- دخن کے لغوی معنی دھواں کے ہیں۔ یہاں اس سے مراد فتنہ کی ابتدا اور اسکا فساد ہے دھواں آگ کی ابتدا ہوتا ہے ایسے ہی اس فتنہ کی ابتدا دخن سے ہوگی۔

اس فتنہ کی ابتدا ایسے شخص سے ہوگی جو اولاد فاطمہ رضی اللہ سے ہوگا یعنی سید ہوگا یا حاکم ہوگا یا حکومت کا

طلبگار ہوگا۔ اپنے خاص نفع کے لیے لوگوں کو مصیبت
میں ڈال دے گا چونکہ لوگ سید ہونے کی وجہ سے
اسکا ادب اور احترام کرتے ہونگے اس لیے وہ اپنے
اس دینی احترام سے غلط فائدہ اٹھائے گا اور یہ
فتنہ پھیلائے گا۔

حدیث کی شرح :-

وہ شخص اپنی ان حرکتوں کے باوجود اپنے کو سید کہے
گا اور سمجھے گا کہ میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پیارا ہوں
لیکن ایسا نہیں ہوگا اور یہ واقعہ قربِ قیامت میں ہوگا۔
ان الفاظ سے ثابت ہو رہا ہے کہ اگر کوئی شخص سید ہو
اور وہ غلط عقیدے اختیار کرے تو اسکا پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم
سے کوئی تعلق نہیں اور مسلمانوں پر اسکی تعظیم کرنا ضروری
نہیں۔

ورک :- ورک کے معنی ہیں چوتڑ ران اور سرین
ضلع کے معنی ہیں پسلی کی ہڈی۔ جیسے چوتڑ کی گندگی
اگر پسلی پر ہو تو وہ ٹھہرتا نہیں کمزور ہوتا ہے ایسے
ہی اس بادشاہ کی حکومت قائم نہ ہوگی کمزور ہوگی۔

فتنہ دھیما :-

دھیما "دھیم" سے بنا ہے۔ اسکے معنی
"سخت سیاہ اندھیرا" ہے۔ یعنی ایسے اندھیرے
والا فتنہ ہوگا کہ لوگوں کو اس میں راستہ ہی نظر نہ
آئے گا کہ وہ کدھر جائے۔

یہ فتنے ایسے ہونگے کوئی بھی ان سے بچے گا نہیں جا ...

ایک طمانچہ سی ہوں۔

"فتنہ دجال ہوگا فتنہ دہیما کے بعد"

حدیث نمبر ۲۵ کی شرح :-

یہاں جو لفظ "خیر" آیا ہے اس سے مراد اسلام ہے

اور "شر" سے مراد ارتداد ہے۔ جیسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی تشریف آوری سے پہلے کفر تھا پھر کبھی ایسے کفر کا ... ہو

جائے گا۔

جزک :-

اسکا معنی ہے "جڑ" یعنی زمانہ ایسا افراتفری

کا ہوکر مسلمانوں کا کوئی بادشاہ نہ ہو تو تم الگ (لوگوں سے)

ہو جانا۔ گوشہ نشینی اختیار کر لینا کہ اس زمانے میں

خلوت میں **امن** ہوگا اور جلوت میں **فتنہ** ہوگا۔

دانت سے پکڑنا عربی کی ایک خاص اصطلاح ہے یعنی

مضبوطی سے پکڑنا اور مشکل وقت میں بھی اسے نہ چھوڑنا

کیا واقعی دجال کیساتھ آگ اور پانی ہوگا؟

جواب :-

دجال کیساتھ آگ بھی ہوگی اور پانی بھی ہوگا مگر اسکی

آگ "ٹھنڈے پانی کا چشمہ" ہوگی اور اسکی نہر

درحقیقت "بھڑکتی ہوئی آگ" ہوگی۔

وہ مردود اپنے ماننے والوں کو اس نہر میں **داخل** کرے

گا اور منکروں کو آگ میں داخل کرے گا۔

حدیث نمبر ۱۵ کی شرح :-

دلوں میں فساد ہوگا اور ظاہر اچھا ہوگا۔

"اقذا" قذی سے بنا ہے۔ اسکا معنی ہے آنکھ کا تنکا وغیرہ۔

جس میں بظاہر آنکھ اچھی ہوتی ہے مگر باطن تکلیف دہ ہوتا ہے۔ یہاں اس سے مراد ناپسندیدگی اور بددلی ہے۔ لوگ کسی کو اپنا امیر مانے گے تو مگر صرف ظاہر سے اچھے انکے دل اس سے راضی نہ ہوں گے

هدنه :-

هدنه بنا ہے "هدن" سے بمعنی سکون اور چین ہے۔

دخن :- دخن بمعنی دخان کے معنی میں ہے۔

یعنی لوگ صلح تو کریں گے مگر اس صلح میں صفائی نہ ہوگی اور کدورت (دل کے کینے اور بغض) ہوگی۔

اس میں اشارہ ہے امام حسن اور امیر معاویہ کی صلح کی طرف ہے (یہ صلح تو ہوگئی مگر لوگوں کے دلوں میں صفائی نہ ہوگی)

فتنہ عمیا :-

یعنی ایسے فتنے کو کہتے ہیں جو لوگوں کو اندھا اور بہرا کر دیتے ہیں لوگ اس ناحق کو دیکھے اور نہ ہی حق کو سنے گے۔

یعنی وہ لوگ دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہونگے اور مخلوق کو اپنی طرف بلاتے ہونگے۔ ان فتنہ والوں میں

سے کسی کے ساتھ نہ دیکھو گے خلوت نشین ہو جاؤ گے

حدیث نمبر ۵۶ کی شرح :-

اس میں قیامت کے قریب ہونے کا بیان ہے

حدیث نمبر ۵۹ کی شرح :-

ویل کے معنی ہیں خرابی یعنی اس زمانہ میں جو جنگوں و قتال میں حصہ نہ لے گا وہ کامیاب ہے

اس شر سے مراد "دو قول" ہیں۔

اس شر سے مراد یا تو یاجوج ماجوج کا نکلنا ہے اس وقت ان سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہ ہو گی۔ اس لیے قتال سے بچنے والا کامیاب ہو گا۔

یا اس شر سے مراد مسلمانوں کی آپس کی جنگیں ہیں جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے شروع ہوئی اور **جنگ جمل ، صفین اور معرکہ کربلا** کی شکل میں داخل ہوئی۔

حدیث نمبر ۱۰ کی شرح :- یعنی مسلمانوں کو دنیا میں کہیں پناہ نہ ملے گی۔ تمام دنیا کے مسلمان سمٹ کر مدینہ منورہ میں پناہ لیں گے یعنی مسلمانوں کی آخری سرحد **مقام سلاح** ہو گا۔

مقام سلاح خیبر کے قریب ایک جگہ ہے۔ مدینہ منورہ سے تقریباً ۱۹۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ غرض یہ کہ دنیا بھر کے مسلمان صرف ڈیڑھ سو 150 میل کے رقبہ میں آباد ہو جائیں گے۔

حدیث کی شرح :-

ملک امتی : یعنی ساری زمین مجھے مختصر کرکے دکھائی گئی ساری زمین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایسے کر دی گئی جیسے آئینہ دار کے ہاتھ میں آئینہ ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرق و مغرب کی سلطنت بتا دی گئی۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں انکے خالی ہاتھ میں

یعنی ساری روئے زمین پر میری امت کی سلطنت ہوگی زمین کے اکثر حصوں پر مسلمانوں کی بادشاہت رہ چکی ہے۔
قرب قیامت حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تمام روئے زمین پر مسلمانوں کی بادشاہت ہوگی۔

الاحمر الابیض :-

سرخ خزانے سے مراد (کسریٰ) شاہ فارس کے خزانے ہیں جن میں سونا زیادہ تھا۔ سفید خزانے سے (روم) کے خزانے مراد ہیں جن میں چاندی زیادہ تھی۔ یہ دونوں ملک عمر کے زمانے میں فتح ہوئے اور اس سے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ثابت ہوا۔

لا یھلکھا :- میری امت قحط اور بھوک سے ہلاک نہ ہوگی۔

خاتم النبیین کا معنی :-

جو کہے کہ اسکا معنی آخری نبی بلکہ اصلی نبی ہیں وہ کافر ہیں۔ اس میں آپ نے ایک غیبی خبر دی ہے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی۔

حدیث نمبر 13 :-

اس حدیث میں 3 باتوں کا بیان ہے

01 :-

02 :-

03 :-

گزشتہ نبیوں نے جیسے اپنی سرکش قوموں کے لیے (ان پر عام عذاب آیا) حتی کہ زمانے نوحی میں روئے زمین پر کوئی کافر نہ رہا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

" میں تمہارے لیے بدعا نہیں کروں گا "

اولاً تو اس لیے کہ میں رحمۃ للعلمین ہوں

اہل حق اگرچہ بے سامان ہو مگر غلبہ اہل حق کو ہی رہے گا آج تک اسکا ظہور ہو رہا ہے اہلسنت کے پاس ترقی کے اسباب کم ہیں اور اہل باطل کے پاس ہر طرح کے اسباب ہیں مگر غلبہ اہلسنت کا ہی ہوگا۔

اہل سنت کی دو علامات :-

۱۔ میرے صحابہ اور میری سنت کی پیروی کرنے والے ہوں۔
۲۔ جماعت ان کی ہی زیادہ ہوگی۔

دو قول :-

۱ : 35 سال تک اسلام کی چکی یوں چلتی رہے گی
۲ : اسلام میں لڑائی کی چکی کا سلسلہ 35 سال کے بعد شروع ہوگا۔

★ اگر لوگوں کا دین قائم نہیں رہتا تو وہی لوگوں کا انجام ہوگا جو گزشتہ ہلاک ہونے والے کا ہوا۔

: پچھلے 35 سال کیا ہونگے
70 سال 35 سال۔

یتقارب الزمان :- مدینہ ؟

زمانہ قریب ہوگا اس سے مراد قیامت کا زمانہ ہوگا۔ علم کم ہونے سے مراد علماء اٹھتے جائیں گے یعنی وفات پا جائیں گے اور فتنے کثرت سے ہونگے۔